

مسیح علیہ السلام کی آمدِ ثانی: مولانا وحید الدین خان کے افکار کا جائزہ
 Second Coming of Jesus Christ: A Study of the Thoughts of
Mawlānā Wahīd-ud-Dīn Khān

Siddiqua Aslam Qureshi

*Doctoral Candidate Islamic Studies, University of Education,
 Lahore/ Visiting lecturer, I.E.R, University of the Punjab, Lahore*

Dr. Hafiz Muhammad Abrar Awan

*Assistant Professor, Department of Urdu Encyclopedia of Islam,
 Allama Iqbal Campus, University of the Punjab, Lahore*

Muhammad Jawad Abrar

Department of E.L. T & L, I.E.R, University of the Punjab, Lahore

Abstract

In traditional Islamic eschatology, it is claimed that Jesus Christ will return in the Second Coming with Imam Mahdi to kill the Al-Masih ad-Dajjal ('The False Messiah'), after which with the ancient tribes Gog and Magog (Yajūj Ma'jūj) would disperse. While the public is of the opinion that miracles are contrary to reason, it is contrary to reality to judge them by experience or reason, therefore the news that we have received through Allah and Prophet Muhammad ﷺ, whether they understand us or not, is not reliable. What will be done about the issue of the second coming of Christ, which is related to several news of the Qur'an and Hadith, so it is not appropriate to judge it by reason and experience, regarding the words that have appeared in the Qur'an and Hadith, and believe in them. Jews are not only waiting for the arrival of their Maseeh, but they are making regular efforts to seat him on the world throne. Even muslims should prepare themselves as a nation and according to the needs and requirements of this time.

Keywords: Muslims belief, Christians, jews, Allama waheed udin khan, second coming of Christ

تمہید

جس طرح رات دن، اندھیرا روشنی اور مرد عورت مختلف ہیں اسی طرح انسان کا رنگ روپ، لب و لہجہ، نظریات اور کوششیں بھی جدا جدا ہوتی ہیں۔ اس دنیا میں مذہب پرست انسان بھی پائے جاتے ہیں اور مذہب بے زار بھی۔ مذہبی وابستگی رکھنے والے افراد بھی مختلف نظریات کے حامل ہوتے ہیں۔ بعض افراد مذہب کو فلسفے اور سنت الہی کا پابند سمجھتے ہیں اور بعض افراد عقل و تصور سے بالاتر نظریات کو مذہب اور جزو لاینفک قرار دیتے ہیں۔ مسیح ابن مریم کے حوالے سے بھی مذہبی حلقے مختلف آراء رکھتے ہیں۔ ہر کوئی اپنے نظریے کو متوازن اور معتدل قرار دیتا ہے۔ جبکہ مخالفین کے نظریات کو افراط و تفریط کا شکار سمجھتا ہے۔ مسیح کی آمد ثانی کے حوالے سے متعدد اقوال اور نظریات پائے جاتے ہیں۔ مسیحی برادری انہیں داور قیامت قرار دے کر ان کی آمد ثانی کا انتظار کر رہی ہے۔ یہودی طبقہ یہ سمجھتا ہے کہ ہم نے انہیں مقبول و مصلوب کر دیا۔ مسلمانوں کے بھی متعدد افکار اس باب میں ملتے ہیں۔ ایک طبقہ کہتا ہے کہ وہ ایک بشر تھے۔ طبعی موت نے انہیں بھی آغوش میں لیا اور قانون فطرت کے مطابق ان کی آمد ثانی نہیں ہوئی۔ وہ احادیث و اقوال جو ان کے دوبارہ نزول کے بارے میں وارد ہوئے ہیں دراصل استعارات اور مجاز ہیں۔ ان کا نزول کسی اور مجدد یا مہدی کی صورت میں ہونا ہے نہ کہ بعینہ وہ خود دوبارہ سے دنیا میں آئیں گے۔ دوسرا طبقہ اس بات پر اصرار کرتا ہے کہ وہ آسمان پر زندہ موجود ہیں قرب قیامت ان کا دوبارہ آنا، دجال کو قتل کرنا، دنیا میں امن و امان لانا وغیرہ متواتر احادیث سے ثابت ہے اور ان کا آسمان پر زندہ ہونا اور دوبارہ دنیا میں تشریف لانے پر سلف کا اجماع ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے بارے میں بھی متعدد نظریات اور مختلف اقوال ملتے ہیں۔ اس مقالے میں ان کی آمد ثانی کے حوالے سے ان کا تحقیقی اور تقابلی پیش کیا جائے گا۔ یوں تو ان کی پیدائش ماقبل سے لے کر رفع الی السماء تک بہت سے مضامین قابل ذکر ہیں لیکن اس تحریر میں محض ان کی آمد ثانی کے حوالے سے نظریات کو احاطہ قلم میں لایا جائے گا۔ یہ موضوع کئی موضوعات اور مباحث پر محیط ہے۔ اس مقالے میں اس موضوع کے حوالے سے بیسویں صدی کے عظیم مفکر، جدت پسندوں کے سرخیل علامہ وحید الدین خان کے نظریات اور موقف کا تحقیقی جائزہ لیا جائے گا۔

مہدی، مسیح اور دجال

علامہ مرحوم کے مطابق مہدی مسیح اور دجال کوئی پر اسرار شخصیات نہیں ہیں بلکہ یہ سائنسی انقلاب کے بعد پیش آنے والے فطری واقعات ہیں۔ دور آخر میں مہدی یا مسیح جو کارنامہ سرانجام دیں گے وہ پر اسرار شخصی کارنامہ نہیں ہوگا۔ وہ اسی طرح اسباب اور علتوں کے تحت پیش آئے گا جس طرح سابقہ انبیاء کے دور میں پیش آیا۔

اخوان رسول

جس طرح حضور ﷺ نے عظیم کارنامہ سرانجام دیا۔ اس کے لیے آپ ﷺ کو خدا نے مضبوط افراد کی ایک ٹیم دی جسے اصحاب رسول کہا جاتا ہے۔ اسی طرح مہدی یا مسیح جو کارنامہ سرانجام دیں گے انہیں بھی خدا کی خصوصی مدد کے ذریعے ایک طاقتور ٹیم حاصل ہوگی۔ غالباً یہی وہ ٹیم ہے جسے حدیث میں اخوان رسول کہا گیا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ پیغمبر اسلام نے فرمایا میری خواہش ہے کہ میں اپنے بھائیوں کو دیکھوں صحابہ نے پوچھا اے رسول اللہ کیا ہم آپ کے بھائی نہیں آپ نے فرمایا تم میرے صحابہ ہو۔ ہمارے اخوان وہ ہیں جو ابھی نہیں آئے بعد میں آئیں گے۔ اخوان رسول کا قرآن میں بالواسطہ ذکر جس طرح سوری فتح کی آیات 29 میں اصحاب رسول کی نوعیت بیان کی گئی ہے:

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ، وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ، تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا، سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ، ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوَارِقِ، وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنجِيلِ¹

"محمد اللہ کے رسول ہیں، اور جو لوگ آپ کے ساتھ ہیں کفار پر سخت ہیں آپس میں رحم دل ہیں، تو انہیں دیکھے گا کہ رکوع و سجدہ کر رہے ہیں اللہ کا فضل اور اس کی خوشنودی تلاش کرتے ہیں، ان کی شناخت ان کے چہروں میں سجدہ کا نشان ہے، یہی وصف ان کا تورات میں ہے، اور انجیل میں ان کا وصف ہے۔"

اسی طرح اگر غور کیا جائے تو سورہ حم سجدہ کی آیت 53 میں انہوں نے رسول کا بالواسطہ ذکر موجود ہے۔ ارشاد باری ہے:

سَنُورِهِمْ آيَاتِنَا فِي الْأَفْهَامِ وَفِي أَنْفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ أَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ أَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ²

"عنقریب ہم انہیں اپنی نشانیاں دنیا کے کناروں میں اور ان کے نفوس میں دکھائیں گے، یہاں تک کہ ان کے لیے واضح ہو جائے کہ یہی حق ہے اور کیا تیرا رب کافی نہیں اس بات کے لیے کہ وہ ہر چیز پر گواہ ہے۔"

اس آیت میں ایک طرح سے پیش گوئی کی گئی ہے کہ جب نچر میں چھپی ہوئی صداقت اسلام کی نشانیاں ظاہر ہوں گی جو طالبان حق کے لیے اعلیٰ معرفت کا ذریعہ بنیں گی۔ غالباً یہ کہنا بجا ہے کہ انہوں نے رسول وہ اہل ایمان ہیں جو سائنسی ایجادات سے ذہنی غذا لے کر اعلیٰ معرفت کا درجہ حاصل کریں گے اور یہی افراد مہدی یا مسیح کا ساتھ دے کر آخری زمانہ میں اعلیٰ دعوتی کارنامہ سر انجام دیں گے۔

مسیح کی آمد ثانی کا مسئلہ

عموماً یہ سمجھا جاتا ہے کہ مسیح آسمان پر زندہ ہیں وہ جسمانی طور پر آسمان سے زمین پر اتریں گے۔ دجال کو قتل کریں گے۔ یہ تصور لوگوں میں کافی پھیلا ہوا ہے مگر یہ اپنی موجودہ صورت میں قرآن و حدیث سے ثابت نہیں ہوتا۔ جن دو درجن احادیث میں مسیح کا ظہور بیان کیا گیا ہے ان میں کسی روایت میں یہ صراحتاً یہ الفاظ موجود نہیں ہیں کہ وہ جسمانی طور پر آسمان سے اتریں گے۔

مسیح کے لیے نزول اور بعثت کا لفظ

بات صرف یہ ہے کہ روایتوں میں نزول اور بعثت کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ ان الفاظ سے ان کا آسمان سے زمین پر اترنا ثابت نہیں ہوتا۔ عربی میں نزول کا لفظ سادہ طور پر آنے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے نہ کہ آسمان سے اترنے کے معنی میں۔ اسی اعتبار سے مہمان کو نزول کہا جاتا ہے۔ اسی طرح بعثت کے لفظ + میں آسمان سے اترنے کا مفہوم شامل نہیں۔ اس کے معنی اٹھنے یا ظاہر ہونے کے ہوتے ہیں نہ کہ جسمانی طور پر آسمان سے اترنے کے۔

مسیحی رول کی آمد

حقیقت یہ ہے کہ مسیح کی آمد سے مراد مسیحی رول کی آمد ہے یعنی دور آخر میں دجال کے مقابلے میں امت محمدی کا ایک شخص اٹھے گا جو اسے شکست دے گا۔ حدیث میں دجال کے قتل سے مراد جسمانی قتل نہیں بلکہ دلیل کے ذریعے اس کے فتنے کو قتل کرنا ہے۔ یہ انوکھی بات نہیں ہے بلکہ مسیح کے جسمانی طور پر آسمان سے نازل نہ ہونے پر مستقل کتابیں لکھی گئی ہیں۔ جو علماء اسلام اس نظریے کے حامی ہیں۔ ان میں امام رازی، سید جمال الدین افغانی، مفتی محمد عبدہ، سید رشید رضا مصری، شیخ محمود

شلتوت، ڈاکٹر محمد اقبال، مولانا عبید اللہ سندھی، مولانا ابوالکلام آزاد، شیخ محمد بن احمد، شیخ محمد الغزالی وغیرہ شامل ہیں۔ متقدمین میں علی بن احمد بن حزم اللاندلسی اور علامہ ابن تیمیہ بھی اس مسئلے کو اختلافی مسئلہ قرار دے چکے ہیں۔

مسیحی رول

جس طرح مسیح بنی اسرائیل کے لیے آخری نبی بن کر آئے۔ یہود نے دین منزل کو دین محرف بنا دیا تھا۔ آپ علیہ السلام نے انہیں دوبارہ دین منزل کا پیغام دیا۔ یہی کام امت محمدیہ کی نسبت سے بھی مطلوب ہے۔ حدیث کے مطابق امت محمدیہ کے آخری دور میں وہی صورت حال ہوگی جو مسیح کے دور میں یہود کی تھی۔ اس لیے امت محمدی کے آخری دور میں مسیحی کردار کو دہرایا جائے گا۔ اپنے اعتبار سے یہ تجدید دین کا معاملہ ہوگا کہ کسی پر اسرار فضیلت کا۔ روایات سے معلوم ہوتا ہے اس رول کا اعادہ قرب قیامت میں ہوگا۔ جب قیامت کی سارے نشانیاں ظاہر ہو چکی ہوں گی انسانوں میں بگاڑ آخری حد تک پہنچ جائے گا۔ وہ زمین پر مزید باقی رہنے کا جواز کھو بیٹھیں گے۔ یہ ایسے ہی حالات ہو گئے جن کا سورہ نوح کی آیت 27 میں ذکر ہے: إِنَّكَ إِن تَذَرُهُمْ يُضِلُّوا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا³ "تو اگر انہیں باقی رکھے گا تو یہ لوگ تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے اور ان لوگوں کی اولاد بھی گنہگار اور کافر ہوگی۔" جس طرح خدا نے عظیم طوفان کے ذریعے قوم نوح کو تباہ کیا اسی طرح ایک طوفان آئے گا جو انسان اور اس کی تہذیب کو مٹا دے گا۔ اور سب آخری حساب کے لیے میدان محشر میں حاضر ہوں گے۔

انتظار مسیح

لوگ مسیح کی آمد ثانی کے بارے میں شدید غلط فہمی کا شکار ہیں۔ انہوں نے مسیح کا پر عجوبہ تصور قائم کر رکھا ہے۔ جس طرح یہودی آخری رسول کے انتظار میں تھے اور اس رسول کے بارے میں بہت سے مفروضے بنا رکھے تھے۔ جب آخری رسول ان کے مفروضات کے مطابق نہ آیا تو انہوں نے اس کا انکار کر دیا۔ اسی طرح یہ اندیشہ بھی ہے کہ مسیح کی آمد ثانی کے حوالے سے امت نے جو مفروضے بنا رکھے ہیں جو کبھی ہونے ہی نہیں۔ ان کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ اسی انتظار میں رہیں گے اور قیامت آجائے گی۔ ان کے حصے میں حسرت اور محرومی ہی ہوگی۔ دراصل مسیح امت مسلمہ کے ایک فرد کے رول کا نام ہے نہ کہ آسمان سے نازل ہونے والی پر اسرار شخصیت کا۔ امت مسلمہ کے اس فرد کا رول عیسیٰ بن مریم کے رول کے مشابہ ہوگا اسی لیے اس کو امت مسلمہ کا مسیح کہا گیا ہے۔

معرفت نہ کہ نزول

ایک روایت کے مطابق، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مسیح کے ظہور کے متعلق فرمایا: وَإِنَّهُ نَازِلٌ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَاعْرِفُوهُ⁴ یعنی وہ آئیں گے۔ پس جب تم ان کو دیکھو تو تم ان کو پہچان لینا۔ اس حدیث رسول سے معلوم ہوتا ہے کہ پہچاننا نزول کی بنیاد پر نہ ہوگا، بلکہ خود ان کی شخصیت کو دیکھ کر ہوگا۔ اگر پہچان کا تعلق نزول سے ہو، تو آسمان سے ان کا جسمانی طور پر دو فرشتوں کے ساتھ اترنا اتنا زیادہ عجیب واقعہ ہوگا کہ ہر آدمی بلا اعلان ہی ان کو اپنے آپ پہچان لے۔ گویا کہ اس معاملے میں حدیث کے مطابق اصل معاملہ سادہ طور پر معرفت مسیح کا ہے نہ کہ جزاتی طور پر ان کے آسانی نزول کا۔ روایت کے مطابق مسیح کی ایک پہچان یہ ہوگی کہ۔۔۔ اُن کے زمانے میں خدا اسلام کے تمام ملتوں کو ہلاک کر دے گا: وَهَيْلُكَ اللَّهُ فِي زَمَانِهِ الْمَلِكُ كَلَّمَنَا إِلَّا الْإِسْلَامَ⁵۔ اس سے مراد تمام ملتوں کی جسمانی ہلاکت نہیں ہے۔ بلکہ ان کی استدلالی ہلاکت ہے۔ ظہور مسیح کے زمانے میں فطرت کے جو موافق دلائل، سائنسی تحقیق کے نتیجے سامنے آئیں گے اور مذاہب کے تقابلی مطالعے کے نتیجے میں جو حقیقتیں سامنے آئیں گی، دوسری ملتوں کی استدلالی بنیاد کو ڈھادینے کے ہم معنی ہوگی۔

یہ معاملہ ابتداء بالقوہ (potentially) پیش آئے گا، ان نئے دریافت شدہ حقائق، دوسری ملتوں، یا دوسرے مذاہب کو اپنے آپ ہلاک نہیں کر دیں گے، بلکہ اس وقت ایک شخص درکار ہو گا جو ان دریافت شدہ حقائق کی وضاحت کر کے اس امکان کو واقعہ (actual) بنائے گا۔ حدیث کے مطابق، استثنائی طور پر یہ کام مسیح انجام دیں گے، جب کہ دوسرے لوگ ایسا کرنے میں اپنے آپ کو پوری طرح عاجز پارہے ہوں گے۔ یہ واقعہ مسیح کی شخصیت کی ایک پہچان ہو گا۔ اسی طرح حدیث میں آیا ہے کہ حضرت مسیح جب آئیں گے تو ہو ایک قید مینا (المنارة البيضاء) کے پاس اتریں گے۔ اس حدیث رسول میں تمثیل کی زبان میں غالباً اس دور کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جس کو عہد پرواز (age of aviation) کہا جاتا ہے۔ ہوائی جہاز جب کی اتر پورٹ پر اترتا ہے تو وہاں پہلا نمایاں نشان اس کا کنٹرول ٹاور ہوتا ہے، جس کو اتر پورٹ کا مینار کہہ سکتے ہیں۔ اس مینار کے پاس اتر کر آدمی شہر کے اندر داخل ہوتا ہے۔ مذکورہ حدیث میں غالباً تمثیل کی زبان میں اس ظاہرے کو بتایا گیا ہے۔ اس اعتبار سے حدیث کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ حضرت مسیح عہد پرواز میں لوگوں کے درمیان ظاہر ہوں گے۔

امامت بذریعہ کتاب و سنت

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس وقت تمہارا حال کیا ہو گا جب کہ تمہارے درمیان ابن مریم ظاہر ہوں گے، پھر وہ تمہاری امامت کریں گے۔ تمہیں میں سے۔ ابن ابی ذئب نے کہا۔ "ما کم مکم" کا مطلب یہ ہے کہ وہ تمہاری امامت کریں گے تمہارے رب کی کتاب کے مطابق اور تمہارے نبی کی سنت کے مطابق: انکم بکتاب رتکم تبارک وتعالیٰ وسنة نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم⁶ دور آخر میں ظاہر ہونے والے مجدد کی سب سے بڑی پہچان بھی ہے۔ وہ کتاب و سنت کو اس کی اصل تعلیمات کے مطابق زندہ کرے گا۔ گویا کہ اس کا رول آخری دور میں کامل معنوں میں تجدید دین کا رول ہو گا۔ یہ فتنہ دہیما کے بعد اظہار دین کی اصلی صورت ہوگی مسیح کی پہچان بھی یہ ہوگی کہ وہ دین اجنبی کو دوبارہ دین معروف بنائیں گے۔ وہ کتاب و سنت کی تعلیمات کو اس کی حقیقی صورت میں زندہ کر لیں گے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مسیح کا ظہور کس وقت ہو گا۔ یہ واقعہ اس وقت ہو گا جب کہ حق کا اصلی معیار کم ہو چکا ہو گا۔ اس وقت مسیح کے ذریعے اس کا حقیقی معیار سامنے آئے گا۔ یہ معیار ہے خالص کتاب و سنت کا معیار۔

قتل دجال

قتل دجال کے بارے میں ایک روایت حدیث کی مختلف کتابوں میں آئی ہے۔ ان ماجہ کے الفاظ یہ ہیں: فإذا نظر إلیہ الذجال ذاب کما ینذوب الملح فی الماء. ینطلق ہارياً، ویقول عیسیٰ ان لی فیک ضربة لن تبقی بہا⁷ یعنی دجال جب مسیح کو دیکھے گا تو وہ اس طرح گھلنے لگے گا جیسے کہ نمک پانی میں گھلتا ہے، اور وہاں سے بھاگنا شروع کر دے گا۔ مسیح کہیں گے کہ میرے پاس تیرے لیے ایک ایسی ضرب ہے جس سے بچنا ہرگز تیرے لیے ممکن نہیں۔

اس روایت میں جو بات کہی گئی ہے، وہ تمثیل کی زبان میں ہے۔ اس پر غور کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ دجال کے مقابلے میں جو واقعہ پیش آئے گا وہ یہ ہے کہ مسیح اس کے دجل کا علمی تجزیہ کر کے اس کو ایکسپوز (expose) کر دیں گے۔ اس طرح وہ دلائل کے ذریعے دجال کو بے نقاب کر دیں گے۔ یہاں تک کہ جو لوگ دجال کی پر فریب باتوں سے متاثر ہو رہے تھے، وہ جان لیں گے کہ دجال کی باتیں خوش نما الفاظ کے جھوٹے فریب کے سوا اور کچھ نہیں۔⁸

درج بالا موقف علامہ وحید الدین خان صاحب کا تھا اب اس حوالے سے دیگر آرا کو دلائل کے ساتھ پیش کیا جا رہا ہے۔

مسیح کی آمد ثانی کے حوالے سے جمہور کا موقف

نصاریٰ کا یہ عقیدہ ہے کہ انھیں سولی دی گئی اور اس کے بعد خدا نے انھیں آسمان پر اٹھالیا۔ وہ قیامت، حساب کتاب کے لیے آئیں گے۔

انا جمیل اربعہ کے مطابق یسوع مسیح کے دوبارہ زندہ ہونے کا تصور

اور دیکھو ایک بڑا زلزلہ آیا کیونکہ خداوند کا ایک فرشتہ آسمان سے اتر اور پاس آکر پتھر کو لڑکھا دیا اور اس پر بیٹھ گیا اس کی صورت بجلی کی سی اور اس کی پوشاک برف کی سی سفید تھی اور اس کے ڈر سے نگہبان کانپ اٹھے اور مردوں کی مانند ہو گئے فرشتے نے عورتوں سے خطاب کر کے کہا تم نہ ڈرو کیونکہ میں جانتا ہوں کہ تم یسوع کو ڈھونڈتی ہو جو مصلوب کیا گیا تھا وہ یہاں نہیں ہے کیونکہ اپنے کہنے کے مطابق جی اٹھا ہے آؤ اور یہ جگہ دیکھو جہاں وہ پڑا تھا اور جلد جا کر اس کے شاگردوں سے کہو کہ وہ مردوں میں جی اٹھا ہے۔⁹ پر جب سنا کہ وہ زندہ ہے اور اسے دکھائی دیا ہے تو انہوں نے یقین نہ کیا اس کے بعد وہ دوسری صورت میں ان میں سے دو کو دکھائی دیا جو پیدل دیہات کو جا رہے تھے انہوں نے لوٹ کر باقیوں کو خبر دی مگر انہوں نے بھی ان کا بھی یقین نہ کیا آخر وہ ان گیارہ کو دکھائی دیا جب وہ کھانا کھانے بیٹھے تھے اور ان کی بے اعتقادی اور سخت دلی کے سبب سے ان کو ملامت کی اس لیے کہ انہوں نے ان کا یقین نہیں کیا تھا جنہوں نے اسے جی اٹھنے کے بعد دیکھا تھا۔¹⁰ اور وہ یہ باتیں کر رہے تھے کہ یسوع آپ ان کے بیچ میں آکھڑا ہوا اور ان سے کہا کہ تمہیں سلام ہو مگر وہ گھبرائے اور خوف کھا کر یہ سمجھے کہ کسی روح کو دیکھتے ہیں مگر اس نے ان سے کہا کہ تم کیوں گھبراتے ہو اور تمہارے دل میں کیوں شک پیدا ہوتا ہے میرے ہاتھ اور میرے پاؤں دیکھو کہ میں ہی ہوں مجھے چھو کر دیکھو کیوں کہ روح کے گوشت اور ہڈی نہیں ہوتی جیسا مجھ میں دیکھتے ہو اور یہ کہہ کر اس نے انہیں اپنے ہاتھ اور پاؤں دکھائے۔¹¹ اور اسی روز ہفتے کے پہلے دن شام کے وقت جب اس جگہ کے دروازے جہاں شاگرد جمع ہوئے تھے یہودیوں کے خوف سے بند تھے یسوع آکر بیچ میں کھڑا ہو گیا اور ان سے کہا تمہیں سلامتی حاصل ہو اور یہ کہہ کر اپنے ہاتھ اور پسلی کو انہیں دکھایا پس شاگرد خداوند کو دیکھ کر خوش ہوئے۔¹²

حیات مسیح قرآن کی روشنی میں

قرآن میں جہاں یہودیوں کے عقیدہ متنویت اور مصلوبیت کا باقاعدہ رد کیا گیا۔ نصاریٰ کے عقیدہ تثلیث کا رد کیا گیا۔ لیکن دیکھا جائے تو پورے قرآن میں ان کے آسمان پر نہ جانے کا کہیں بھی ذکر نہیں۔ اگر رفع الی السماء کا عقیدہ باطل ہوتا تو قرآن میں اس کا رد بھی ضرور ہوتا۔

حضرت عیسیٰ کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ

وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ وَإِنَّ الَّذِينَ اِخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِنْهُ مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا۔ بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا۔ وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لِيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا¹³۔ اور ان کے یہ کہنے کی وجہ سے کہ بلاشبہ ہم نے ہی مسیح عیسیٰ ابن مریم کو قتل کیا، جو اللہ کا رسول تھا، حالانکہ نہ انہوں نے اسے قتل کیا اور نہ اسے سولی پر چڑھایا اور لیکن ان کے لیے (کسی کو مسیح کا) شبیہ بنا دیا گیا اور بے شک وہ لوگ جنہوں نے اس کے بارے میں اختلاف کیا ہے، یقیناً اس کے متعلق بڑے شک میں ہیں، انھیں اس کے متعلق گمان کی پیروی کے سوا کچھ علم نہیں اور انہوں نے اسے یقیناً قتل نہیں کیا۔ بلکہ اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھالیا اور اللہ ہمیشہ سے ہر چیز پر غالب، کمال حکمت والا ہے۔ اور اہل کتاب میں کوئی نہیں مگر اس کی موت سے پہلے اس پر ضرور ایمان لائے گا اور وہ قیامت کے دن ان پر گواہ ہو گا۔

حضرت مسیح علیہ السلام کے بارے میں یہود کا عقیدہ ہے کہ ہم نے انہیں قتل کیا اور صلیب دی، مصلوبیت کے قائل عیسائی بھی ہیں و ما قتلو یقیناً بل رفعہ اللہ الیہ اور انہوں نے اسے قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھالیا اس کے جسمانی رافع کے لیے صریح نص ہے اس آیت میں بل ابطال ما قبل کے لیے ہے بل کا ما قبل اور ما بعد یہاں ایک ساتھ جمع نہیں ہو سکتے جبکہ قتل اور رافع درجات معاً بھی ہو سکتے ہیں جیسے قامہ علی بل زاہد اس آیت سے پہلے و ما قتلو میں مقتولیت اور مصلوبیت کا رد کر دیا گیا تھا اس جگہ بل سے پہلے و ما قتلو کا ذکر بھی اضافی ہو جاتا ہے اگر رافع درجات معنی لیا جائے تو ان دونوں معنی کے اشتباہ کی وضاحت کے لیے بھی یہ ضروری تھا کہ بل باقی حیاتم توفہ اللہ الیہ و رفعہ الیہ ہوتا، یہی وجہ ہے کہ اہل لسان، محاورہ دان صحابہ اور سلف میں کسی سے اس آیت میں اختلاف ثابت نہیں ہے یہ آیت مسیح کے رافع جسمانی کے لیے محکم ہیں اس لیے ان تمام عمومی آیات کے لیے مخصوص ہوگی جو وفات مسیح پر دلیل کے طور پر پیش کی جاتی ہے۔ رفعہ میں ضمیر کا مرجع جسم اور روح ہے اس لیے رفعہ میں بھی اس سے مراد جسم اور روح ہی ہوگا۔

حضرت مسیح کے بارے میں ارادہ خداوندی

ارشاد خداوندی ہے: اِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ كَفَرُوا إِلَىٰ مَوْتِكَ وَإِنِّي مُصَدِّقُكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَجَاعِلُ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ فُوقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ثُمَّ إِنَّ مَرْجِعُكُمْ فَأَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ¹⁴۔ جس وقت اللہ نے فرمایا اے عیسیٰ! بے شک میں تمہیں وفات دینے والا ہوں اور تمہیں اپنی طرف اٹھانے والا ہوں اور تمہیں کافروں سے پاک کرنے والا ہوں اور جو لوگ تیرے تابعدار ہوں گے انہیں ان لوگوں پر قیامت کے دن تک غالب رکھنے والا ہوں، جو تیرے منکر ہیں پھر تم سب کو میری طرف لوٹ کر آنا ہو گا پھر میں تم میں فیصلہ کروں گا جس بات میں تم جھگڑتے تھے وَلَمَّا ضَرَبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُونَ وَقَالُوا أَلَمْ يَنْتَهِ خَيْرًا أَمْ هُوَ مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ إِنْ هُوَ إِلَّا عَبْدٌ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنَاهُ مَثَلًا لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَوْ نَشَاءُ لَجْعَلْنَا مِنْكُمْ مَلَائِكَةً فِي الْأَرْضِ يَخْلُفُونَ وَإِنَّهُ لَعَلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُون هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ¹⁵ اور جب ابن مریم کو بطور مثال بیان کیا گیا، اچانک تیری قوم (کے لوگ) اس پر شور مچا رہے تھے۔ اور انہوں نے کہا کیا ہمارے معبود بہتر ہیں یا وہ؟ انہوں نے تیرے لیے یہ (مثال) صرف جھگڑنے ہی کے لیے بیان کی ہے، بلکہ وہ جھگڑالو لوگ ہیں نہیں ہے وہ مگر ایک بندہ جس پر ہم نے انعام کیا اور ہم نے اسے بنی اسرائیل کے لیے ایک مثال بنا دیا اور اگر ہم چاہیں تو ضرور تمہارے عوض فرشتے بنا دیں، جو زمین میں جانشین ہوں اور بلاشبہ وہ یقیناً قیامت کی ایک نشانی ہے تو تم اس میں ہرگز شک نہ کرو اور میرے پیچھے چلو، یہ سیدھا راستہ ہے۔ "آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ پر ملکوتی اثرات ہیں (کہ اتنی بات سے کوئی معبود نہیں بن جاتا) اتنی بات تو بہت آسان ہے۔ بلکہ اس سے بڑھ کر اگر ہم چاہیں تو زمین پر تمہاری جگہ آسمان سے فرشتے اتار کر بسالیں۔ یعنی فرشتوں کو زمین پر لانا، عیسیٰ کو آسمان پر اٹھانا اور پھر دوبارہ زمین پر لانا ہمارے لیے سب برابر ہے۔ اور سب ہماری قدرت میں ہے۔ اور یہ بات ظاہر ہے کہ فرشتوں کا اپنی متعین جگہ چھوڑ کر زمین پر اترنا اور انسان کا آسمان پر جانا دونوں برابر ہیں۔ وانه لعلم الساعۃ (بفتح العین او بکسرہ)

روح المعانی کی وضاحت کے مطابق اس کا مرجع حضرت عیسیٰ ہیں یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ اور حضرت ادریس کا آسمان پر جانا حشر اجسام کی دلیل ہے۔ ابن جریر اور عبد اللہ ابن حمید مشہور تابعی حضرت مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اس آیت لَجْعَلْنَا مِنْكُمْ مَلَائِكَةً فِي الْأَرْضِ يَخْلُفُونَ کی تفسیر میں اس سے مراد یہ لیا ہے۔ "کہ اگر ہم چاہیں تو تمہارے بدلے فرشتوں سے دنیا آباد کر دیں۔"

طبرانی ابن ابی حاتم سعید بن منصور وغیرہ نے مختلف طرق سے ابن عباس کے اس قول کی تخریج کی ہے کہ انھوں نے وائہ لعلم الساعۃ کی تفسیر میں فرمایا کہ: "یہ قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰ کے نزول کے بارے میں ہے"۔ حسن بصری اور سعید بن جبیر کی روایت کے مطابق اس ضمیر کا مرجع قرآن ہے۔ مگر درست یہ ہے کہ اس کا مرجع حضرت عیسیٰ ہیں کیونکہ ما قبل ذکر حضرت عیسیٰ کا ہے نہ کہ قرآن کا۔ اس سے مراد قیامت سے پہلے نزول عیسیٰ ہے۔ جیسا کہ سورۃ نساء کی ایک دوسری آیت میں ہے ہی قرأت لعلم الساعۃ (قیامت کی نشانی) سے بھی ہوتی ہے۔ مجاہد اس کی تفسیر یوں کرتے ہیں: "قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰ کا نزول علامت قیامت میں سے ہے۔" یہی تفسیر ابو ہریرہ، ابن عباس، عکرمہ، ابو مالک، حسن، قتادہ وغیرہ سے بھی منقول ہے۔ نیز صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: "قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰ انصاف پسند امام اور عادل حاکم کی حیثیت سے نازل ہوں گے۔ ابن کثیر نے حضرت عیسیٰ کے نزول کے بارے میں تو اتر حدیث کا دعویٰ کیا ہے۔ اس کی وضاحت انہوں نے سورۃ نساء کی تفسیر میں کی ہے۔ جامع ترمذی میں ان 15 صحابہ کرام کا ذکر ہے جو حضرت عیسیٰ کے دجال کو قتل کرنے کی روایت کرتے ہیں۔ ابن حجر فتح الباری میں حسن بصری سے نقل کرتے ہیں: "نزول عیسیٰ کے سلسلے میں حدیث متواتر ہیں۔ ابن حجر اپنی کتاب التلخیص الجبیر کی کتاب الطلاق میں فرماتے ہیں: "رہا عیسیٰ کا آسمان پر اٹھایا جانا تو تمام محدثین اور مفسرین اس بات پر متفق ہیں کہ آپ جسم انسانی کے ساتھ زندہ اٹھائے گئے۔ ہاں اس میں اختلاف ہے کہ رفع سے پہلے موت طاری ہوئی یا نیند۔" امام سیوطی نے بھی یہ ذکر کیا ہے کہ قرب قیامت حضرت عیسیٰ نازل ہوں گے اور شریعت محمدی کے مطابق فیصلہ کریں گے وہ ایک عجیب حدیث نقل کرتے ہیں: "شب معراج میں انبیاء سے جو گفتگو ہوئی وہ در منشور میں ہے اور بیہقی نے بھی نقل کی ہے جس میں عیسیٰ اور قتل دجال کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔"

احادیث نبویہ ﷺ کے مطابق صبح کی آمد ثانی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزَلَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخَنَازِيرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضُ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ حَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةَ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا». ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَاقْرَأُوا إِن شَأْنَهُمْ¹⁶ ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! البتہ قریب ہے کہ ابن مریم (عیسیٰ) تمہارے درمیان ایک عادل حاکم کے طور پر نازل ہوں گے، وہ صلیب توڑ دیں گے، خنزیر کو مار ڈالیں گے، جزیہ موقوف کر دیں گے اور مال کی اتنی ریل پیل ہوگی کہ اسے لینے والا کوئی نہیں ملے گا، حتیٰ کہ ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا۔" پھر ابو ہریرہ فرماتے: اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھو: "اہل کتاب کا ہر فرد ان (عیسیٰ) کی موت سے پہلے ان پر ضرور ایمان لے آئے گا۔" وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَاللَّهِ لَيَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَلَيَكْسِرَنَّ الصَّلِيبَ وَلَيَقْتُلَنَّ الْخَنَازِيرَ وَلَيَضَعَنَّ الْجِزْيَةَ وَلَيَبْرُكَنَّ الْقِلَاصَ فَلَا يَسْعَى عَلَمًا وَلَتَذْهَبَنَّ الشَّحْنَاءُ وَالنَّحَاسُذُ وَلَيَدْعُونَ إِلَى الْمَالِ فَلَا يَقْبَلُهُ أَحَدٌ». وَفِي رِوَايَةٍ لَهَا قَالَ: «كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ»¹⁷ ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کی قسم! ابن مریم (عیسیٰ) حکم عادل کی حیثیت سے نازل ہوں گے، وہ صلیب توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کر ڈالیں گے، جزیہ موقوف کر دیں گے، جو ان اونٹنیاں چھوڑ دی جائیں گی ان سے کوئی کام نہیں لیا جائے گا، عداوت و رنجش اور باہمی بغض و حسد جاتا رہے گا، وہ مال کی طرف بلائیں گے لیکن اسے کوئی لینے والا نہیں ہوگا۔" رواہ مسلم۔ صحیحین کی روایت میں ہے، فرمایا: "تمہاری اس وقت کیا حالت ہوگی جب ابن مریم تمہارے درمیان نزول فرمائیں گے، اور تمہارا امام تم ہی میں سے ہوگا۔"

وَعَن لِنَوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَالَ فَقَالَ: «إِنْ يَخْرُجُ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَاجِبُهُ دُونَكُمْ وَإِنْ يَخْرُجُ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَأَمْرٌ حَاجِبٌ نَفْسِهِ وَاللَّهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ إِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهُ طَافِيَةٌ كَأَنِّي أَشِبُّهُ بِعَبْدِ الْعُرَى بْنِ قَطَنِ فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ». وَفِي رِوَايَةٍ «فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ بِفَوَاتِحِ سُورَةِ الْكَهْفِ فَإِنَّهَا جَوَارِكُمْ مِنْ فِتْنَتِهِ إِنَّهُ خَارِجُ خَلَةٍ بِي السَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِينًا وَعَاثَ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللَّهِ فَاتَّبِعُوا». قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا لِبَيْتِهِ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: «أَرَبِعُونَ يَوْمًا يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرِ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ». قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَذَلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةَ يَوْمٍ. قَالَ: «لَا أَقْدِرُوا لَهُ قَدْرَهُ». قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: كَالْعَيْثِ اسْتَدْبَرْتَهُ الرِّيحُ فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ فَيُؤْمِنُونَ بِهِ فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ وَالْأَرْضَ فَتَنْبُتُ فَتَرْوِحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ دُرَى وَأَسْبَعَهُ ضُرُوعًا وَأَمَدَهُ حَوَاصِرَ ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفَ عَنْهُمْ فَيصَبِحُونَ مَمْلَحِينَ لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْخَرِيبَةِ فَيَقُولُ لَهَا: أَخْرِجِي كُنُوزَكَ فَتَنْبَعُهُ كُنُوزُهَا كَيْعَاسِيبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا مُمْتَلِنًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جَزَلَتَيْنِ رَمِيَةَ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيُقْبِلُ وَيَهْلِكُ وَجْهَهُ يَضْحَكُ فَيَبْتِنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ الْمَسِيحَ بْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمِنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلَى أَجْنِحَةِ مَلَكَئِنِ إِذَا طَاطَأَ رَأْسَهُ قَطْرًا وَإِذَا رَفَعَهُ تَحْدَرَمَنهُ مِثْلَ جُمَانٍ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ مِنْ رِيحِ نَفْسِهِ إِلَّا مَاتَ وَنَفْسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرْفُهُ فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يَدْرِكَهُ بَبَابٍ لَدَى فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَأْتِي عَيْسَى إِلَى قَوْمٍ قَدْ عَصَمَهُمُ اللَّهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ فَيَبْتِنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أَوْحَى اللَّهُ إِلَى عَيْسَى: أَيُّ قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِي لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرَزَ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ وَيَبْعَثُ اللَّهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ (وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ فَيَمُرُّ أَوَانِلَهُمْ عَلَى بَحِيرَةٍ طَبْرِيَّةٍ فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا وَيَمْرُ آخِرَهُمْ وَيَقُولُ: لَقَدْ كَانَ هَذِهِ مَرَّةً مَاءٌ ثُمَّ يَسِيرُونَ حَتَّى يَنْتَهُوا إِلَى جَبَلِ الْخَمْرِ وَهُوَ جَبَلُ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ فَيَقُولُونَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْأَرْضِ هَلُمَّ فَلَنَقْتُلُ مَنْ فِي السَّمَاءِ فَيَرْمُونَ بِنُشَائِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرُدُّ اللَّهُ عَلَيْهِمْ نُشَائِهِمْ مَخْضُوبَةً دَمًا وَيُحْصِرُ نَبِيَّ اللَّهِ وَأَصْحَابَهُ حَتَّى يَكُونَ رَأْسُ الثُّورِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمْ الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عَيْسَى وَأَصْحَابُهُ فَيُرْسِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمُ النَّعْفَ فِي رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُونَ فَرَسَى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللَّهِ عَيْسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى الْأَرْضِ فَلَا يَجِدُونَ فِي الْأَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا مَلَأَهُ زَهْمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عَيْسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى اللَّهِ فَيُرْسِلُ اللَّهُ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرُقُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ. وَفِي رِوَايَةٍ: تَطْرُقُهُمْ بِالْهَبْلِ وَيَسْتَوْفِدُ الْمُسْلِمُونَ مِنْ قِسِيهِمْ وَنُشَائِهِمْ وَجِعَابِهِمْ

سَبْعَ سِنِينَ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ مَطَرًا لَا يَكُنُّ مِنْهُ يَنْتُ مَدْرٍ وَلَا وَبَرٍ فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ حَتَّى يَبْرُكَهَا كَالرِّلْقَةِ ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ: أَنْبِيِّي ثَمَرَتِكَ وَرُدِّي بَرَكَتَكَ فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَانَةِ وَيَسْتَنْظِلُونَ بِحُفِّهَا وَيُبَارِكُ فِي الرَّسْلِ حَتَّى إِنَّ اللَّفْحَةَ مِنَ الْإِبِلِ لَتَكْفِي الْفِنَامَ مِنَ النَّاسِ وَاللَّفْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيلَةَ مِنَ النَّاسِ وَاللَّفْحَةَ مِنَ الْعَنَمِ لَتَكْفِي الْفَحْدَ مِنَ النَّاسِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ رِيحًا طَيِّبَةً فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ أَبْطَالِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ وَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ فِيهَا تَهَارُجَ الْحُمْرِ فَعَلَيْهِمْ تَقْوُمُ السَّاعَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ إِلَّا الرَّوَايَةَ الثَّانِيَةَ وَهِيَ قَوْلُهُ: تَطْرُقُهُمْ بِالْمَهْبِلِ إِلَى قَوْلِهِ: سَبْعَ سِنِينَ .¹⁸

نواس بن سماعان بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے دجال کا ذکر کیا تو فرمایا: ”اگر وہ میری موجودگی میں نکل آیا تو پھر میں تمہاری طرف سے اس سے جھگڑا کروں گا، اور اگر وہ اس وقت نکلے جب کہ میں تم میں نہ ہوں تو پھر ہر شخص اپنی خاطر اس سے جھگڑا کرے گا، اور اللہ ہر ایک مسلمان پر محافظ و معاون ہے، بے شک وہ (دجال) جو ان ہو گا، اس کے بال گھونگریا لے ہوں گے، اس کی آنکھ اٹھی ہوئی ہوگی گویا میں اسے عبد العزی بن قطن سے تشبیہ دیتا ہوں، تم میں سے جو شخص اسے پالے تو وہ اس پر سورہ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے، کیونکہ وہ تمہارے لیے اس کے فتنے سے امان ہیں، وہ شام اور عراق کے درمیان ایک راہ پر نکلنے والا ہے، وہ دائیں بائیں فساد مچائے گا، اللہ کے بندو! ثابت رہنا۔“ ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ زمین میں کتنی مدت ٹھہرے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”چالیس دن، ایک دن سال کی طرح، ایک (دوسرا) دن مہینے کی طرح، اور ایک (تیسرا) دن جمعہ (سات دن) کی طرح ہو گا، جبکہ اس کے باقی ایام تمہارے ایام کی طرح ہوں گے۔“ ہم نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا وہ دن جو سال کی طرح ہو گا تو کیا اس میں ایک دن کی نماز پڑھنا ہمارے لیے کافی ہو گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں، بلکہ تم اس کے لیے اس کا اندازہ کر لینا۔“ ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس کی زمین پر رفتار کیا ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بارش کی طرح جس کے پیچھے ہوا آتی ہے، وہ لوگوں کے پاس آئے گا، انہیں دعوت دے گا تو وہ اس پر ایمان لے آئیں گے، وہ آسمان کو حکم دے گا تو وہ بارش برسائے گا اور زمین کو حکم دے گا تو وہ اناج اگائے گی، ان کے چرنے والے جانور شام کو واپس آئیں گے تو ان کی کوبائیں پہلے سے زیادہ لمبی، ان کے تھن دودھ سے بھرے ہوں گے اور ان کی کوبھیں باہر نکلی ہوں گی، پھر وہ کچھ لوگوں کے پاس آئے گا، وہ انہیں دعوت دے گا، وہ اس کی بات قبول نہیں کریں گے، وہ ان کے پاس سے چلا جائے گا تو وہ قحط سالی کا شکار ہو جائیں گے: ان کے ہاتھ اموال سے خالی ہو جائیں گے، اور وہ ایک ویرانے سے گزرے گا تو اسے کہے گا، اپنے خزانے نکالو، تو اس (ویرانے) کے خزانے اس (دجال) کے پیچھے اس طرح چلیں گے جس طرح شہد کی کھیاں اپنے سرداروں کے پیچھے چلتی ہیں، پھر وہ بھرپور جو ان آدمی کو بلائے گا، اور تلوار مار کر اس کے دو ٹکڑے کر دے گا، جس طرح ہدف پر نشانہ بازی کی جاتی ہے، پھر وہ اس کو بلائے گا تو وہ اس کی طرف متوجہ ہو گا اور چمکتے چہرے کے ساتھ مسکراتا ہو اپنی اسی پہلی حالت پر ہو جائے گا۔ اچانک اللہ مسیح بن مریم کو مبعوث فرمائے گا تو وہ زعفران رنگ کے جوڑے میں

دمشق کے مشرق میں منارہ بیضاء پر نزول فرمائیں گے، وہ دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے ہوں گے، جب وہ اپنا سر جھکائیں گے تو اس سے قطرے گریں گے، اور جب وہ اسے اٹھائیں گے تو اس سے موتی کے دانے ٹپکیں گے، اور جو کافران کے سانس کی ہو پائے گا تو وہ ہلاک ہو جائے گا، اور ان کا سانس حدنگاہ تک پہنچے گا، وہ (عیسیٰؑ) اسے تلاش کریں گے حتیٰ کہ وہ اسے باب لدر پر پائیں گے اور اسے قتل کر دیں گے، پھر عیسیٰؑ کے پاس وہ لوگ آئیں گے جنہیں اللہ نے اس سے بچالیا ہو گا، چنانچہ وہ ان کے چہرے صاف کریں گے اور وہ ان کے جنت میں درجات کے متعلق انہیں بتائیں گے، وہ اسی اثنا میں ہوں گے جب اللہ تعالیٰ عیسیٰؑ کی طرف وحی بھیجے گا کہ میں نے اپنے بندے ظاہر کیے ہیں، ان سے قتال کی کسی میں طاقت نہیں، آپ میرے بندوں کو طور کی طرف لے جائیں۔ چنانچہ اللہ یا جوج ماجوج کو بھیجے گا، وہ ہر بلند جگہ سے دوڑے آئیں گے ان کے پہلے لوگ بحیرہ طبریہ پر گزریں گے تو تو اس کا سارا پانی پی جائیں گے، جب ان کا آخری آدمی وہاں سے گزرے گا تو وہ کہے گا: یہاں کسی وقت پانی ہوتا تھا! پھر وہ چلتے جائیں گے حتیٰ کہ وہ جبل خمر یعنی جبل بیت المقدس تک پہنچیں گے تو وہ کہیں گے: ہم زمین والوں کو تو قتل کر چکے آؤ! اب ہم آسمان والوں کو قتل کریں، وہ آسمان کی طرف تیر چلائیں گے، تو اللہ ان کے تیروں کو خون آلودہ حالت میں ان پر لوٹا دے گا، اللہ کے نبی اور اس کے ساتھی روک لیے جائیں گے حتیٰ کہ اس روز میل کا سران کے ہاں سو دینار سے بہتر ہو گا، اللہ کے نبی عیسیٰؑ اور ان کے ساتھی (اللہ کی طرف) رغبت کریں گے۔ تو اللہ ان کی گردنوں میں کیڑا پیدا کر دے گا تو وہ ایک جان کی موت کی طرح سب ہلاک ہو جائیں گے، پھر اللہ کے نبی عیسیٰؑ اور ان کے ساتھی (پہاڑ سے) نیچے اتریں گے، وہ زمین پر پالشت برابر جگہ نہیں پائیں گے مگر وہ ان کی چربی اور بدبو سے بھر پور ہو گی، پھر اللہ کے نبی اور ان کے ساتھی اللہ کے حضور دعا کریں گے تو وہ سختی اونٹ کی کوہانوں کی طرح پرندے ان پر بھیجے گا تو وہ انہیں اٹھا کر جہاں اللہ چاہے گا، پھینک آئیں گے۔“ ایک دوسری روایت میں ہے: ”وہ انہیں نہیل کے مقام پر پھینک آئیں گے، مسلمان ان کی کمانوں، ان کے تیروں اور ان کے ترکشوں کو سات سال جلاتے رہیں گے، پھر اللہ تعالیٰ بارش برسائیں گے کہ وہ ہر گھر پر برسے گی (خواہ وہ پتھر سے بنایا گیا ہو یا کوئی خیمہ ہو)، وہ (بارش) زمین کو دھو ڈالے گی، حتیٰ کہ اسے شیشے کی طرح کر دے گی، پھر زمین سے کہا جائے گا، اپنے ثمرات اگاؤ! اور اپنی برکات لوٹا دو!، اس دن پوری جماعت فقط ایک انار سے سیر ہو جائے گی اور اس کے چھلکے سے سایہ حاصل کریں گے، اور دودھ میں برکت ڈال دی جائے گی، حتیٰ کہ اونٹنی کا دودھ لوگوں کی ایک جماعت کے لیے کافی ہو گا، گائے کا دودھ لوگوں کے قبیلے کے لیے کافی ہو گا، بکری کا دودھ چھوٹے قبیلے کے لیے کافی ہو گا، وہ اسی حالت میں ہوں گے کہ اللہ پاکیزہ ہو ا بھیجے گا وہ ان کی بغلوں کے نیچے لگے گی اور وہ ہر مومن اور ہر مسلمان کی روح قبض کر لے گی، اور شریر لوگ باقی رہ جائیں گے، وہ اس وقت گدھوں کی طرح علانیہ زنا کریں گے، اور ایسے لوگوں پر قیامت قائم ہو گی۔“ مسلم البیتہ دوسری روایت: وہ ان کا یہ کہنا: ”وہ ان کو نہیل میں پھینک دے گی۔“ سے لے کر ”سات سال تک۔“ اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَخْرُجُ الدَّجَالُ فَيَمْنُكُثُ أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ شَهْرًا أَوْ عَامًا» فَيَبْعَثُ اللَّهُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ

كَأَنَّهُ عُرْوَةٌ بِنُ مَسْعُودٍ فَيَطْلُبُهُ فَيَمْلِكُهُ ثُمَّ يَمُكُّهُ فِي النَّاسِ سَبْعَ سِنِينَ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ رِيحًا بَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّامِ فَلَا يَبْقَى عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ أَوْ إِيْمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ حَتَّىٰ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ دَخَلَ فِي كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ حَتَّىٰ تَفِيضَهُ» قَالَ: يَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ فِي خِفَّةِ الطَّيْرِ وَأَحْلَامِ السَّبَاعِ لَا يَعْرِفُونَ مَعْرُوفًا وَلَا يُنْكِرُونَ مُنْكَرًا فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطَانُ فَيَقُولُ أَلَا تَسْتَحْيِبُونَ؟ فَيَقُولُونَ: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ فَيَأْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْأَوْثَانِ وَهُمْ فِي ذَلِكَ دَارٌ رَزَقْتَهُمْ حَسَنٌ عَيْشُهُمْ ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَلَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا أَصْعَى لَيْتًا وَرَفَعَ لَيْتًا قَالَ: وَأَوَّلُ مَنْ يَسْمَعُهُ رَجُلٌ يُلُوطُ حَوْضَ إِبِلِهِ فَيَصْعَقُ وَيَصْعَقُ النَّاسُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ مَطَرًا كَأَنَّهُ الطَّلُّ فَيَنْبُتُ مِنْهُ أَجْسَادُ النَّاسِ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ أُخْرَى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ ثُمَّ يُقَالُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَلُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ. فَيُقَالُ: أَخْرَجُوا بَعَثَ النَّارَ. فَيُقَالُ: مِنْ كَمْ؟ كَمْ؟ فَيُقَالُ: مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعِمِائَةٍ وَتِسْعَةٌ وَتِسْعِينَ قَالَ: «فَذَلِكَ يَوْمٌ يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا وَذَلِكَ يَوْمٌ يَكْشَفُ عَن سَاقٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَذَكَرَ حَدِيثٌ مُعَاوَنَةً: «لَا تَنْقَطِعُ الْهَجْرَةُ» فِي «بَابِ التَّوْبَةِ»¹⁹

عبداللہ بن عمرو بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دجال نکلے گا تو وہ چالیس قیام کرے گا۔“ (عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں) میں نہیں جانتا کہ چالیس دن یا چالیس ماہ یا چالیس سال ”پھر اللہ عیسیٰ بن مریم کو بھیجے گا گویا وہ عروہ بن مسعود ہیں، وہ اس (دجال) کو تلاش کریں گے اور اسے قتل کریں گے، پھر وہ لوگوں کے درمیان سات سال رہیں گے، کسی دو کے درمیان کوئی عداوت نہیں ہوگی، پھر اللہ شام کی طرف سے ٹھنڈی ہوا بھیجے گا تو وہ روئے زمین پر موجود ان تمام لوگوں کی روح قبض کر لے گی جن کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان یا خیر ہوگی، حتیٰ کہ اگر تم میں سے کوئی پہاڑ کے اندر گھس جائے گا تو وہ وہاں پہنچ کر اسے دبوچ لے گی۔“ فرمایا: ”بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے جو پرندوں کی طرح سبک اور تیز جبکہ درندوں کی طرح سخت (وحشی) ہوں گے، وہ کسی نیکی کو نیکی سمجھیں گے نہ برائی کو برائی، شیطان روپ بدل کر ان کو کہے گا: کیا تم حیا نہیں کرتے؟ وہ کہیں گے: تم ہمیں کیا حکم دیتے ہو؟ چنانچہ وہ انہیں بتوں کی پوجا کرنے کی تلقین کرے گا، اور وہ اسی حالت میں ہوں گے، ان کا رزق بہت زیادہ ہوگا، ان کی زندگی خوشگوار ہوگی، پھر صور پھونک دیا جائے گا، جو شخص اسے سنے گا وہ اپنی گردن کو ایک جانب جھکائے گا اور ایک جانب اٹھائے گا۔“ فرمایا: ”سب سے پہلے اسے وہ شخص سنے گا جو اپنے اونٹوں کے حوض کی لپائی کر رہا ہوگا، وہ بے ہوش ہو جائے گا اور تمام لوگ بے ہوش ہو جائیں گے، پھر اللہ شبنم کی طرح بارش برسائے گا جس سے لوگوں کے جسم اگ (جی) پڑیں گے، پھر دوسری مرتبہ صور پھونکا جائے گا تو وہ اچانک کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے، پھر کہا جائے گا: لوگو! اپنے رب کی طرف آؤ، (فرشتوں سے کہا جائے گا) انہیں کھڑا کرو کیونکہ ان سے حساب لیا جائے گا، پھر (فرشتوں سے کہا جائے گا) آگ والوں (جہنمیوں) کو نکال لاؤ (الگ کر دو)۔ کہا جائے گا: کتنے میں سے کتنے؟ کہا جائے گا: ہزار میں سے نو سو ننانوے۔“ فرمایا: ”یہ وہ دن ہے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا، اور یہ وہ دن ہے جس دن پنڈلی سے کپڑا ہٹا

دیا جائے گا۔“ رواہ مسلم اور معاویہؓ سے مروی حدیث: ”ہجرت منقطع نہیں ہوگی“ باب التوبۃ میں ذکر کی گئی ہے۔

حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ آدَمَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ يَعْنِي عَيْسَى، وَإِنَّهُ نَزَلَ قَادًا رَأَيْتُمُوهُ فَأَعْرِفُوهُ رَجُلٌ مَرْبُوعٌ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ بَيْنَ مُمَصَّرَتَيْنِ كَأَنَّ رَأْسَهُ يَقْطُرُ، وَإِنْ لَمْ يُصِبْهُ بَلَلٌ، فَيَقَاتِلُ النَّاسَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَيَدُقُّ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخَنْزِيرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيُهْلِكُ اللَّهُ فِي زَمَانِهِ الْمَلَلَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِسْلَامَ وَهَيْلِكَ الْمَسِيحُ الدَّجَالُ، فَيَمُكُّثُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ سَنَةً ثُمَّ يَتَوَفَّى فَيُصَلِّيَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ.²⁰

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے اور ان یعنی عیسیٰ کے درمیان کوئی نبی نہیں، یقیناً وہ اتریں گے، جب تم انہیں دیکھنا تو پہچان لینا، وہ ایک درمیانی قد و قامت کے شخص ہوں گے، ان کا رنگ سرخ و سفید ہوگا، ہلکے زرد رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوں گے، ایسا لگے گا کہ ان کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے گو وہ تر نہ ہوں گے، تو وہ لوگوں سے اسلام کے لیے جہاد کریں گے، صلیب توڑیں گے، سور کو قتل کریں گے اور جزیہ معاف کر دیں گے، اللہ تعالیٰ ان کے زمانہ میں سوائے اسلام کے سارے مذاہب کو ختم کر دے گا، وہ مسیح دجال کو ہلاک کریں گے، پھر اس کے بعد دنیا میں چالیس سال تک زندہ رہیں گے، پھر ان کی وفات ہوگی تو مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ الرَّقِيِّ، حَدَّثَنَا أَبُو الْمَلِيحِ الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ بَيَانَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ نُفَيْلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: الْمَهْدِيُّ مِنْ عَتَرَتِي مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ، وَسَمِعْتُ أَبَا الْمَلِيحِ، يُثْنِي عَلَى عَلِيِّ بْنِ نُفَيْلٍ وَيَذْكُرُ مِنْهُ صَلَاحًا.²¹

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: مہدی میری نسل سے فاطمہ کی اولاد میں سے ہوں گے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثْتُ عَنْ هَارُونَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: وَنَظَرَ إِلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ، فَقَالَ: إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ كَمَا سَمَّاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَيَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهِ رَجُلٌ يُسَمَّى بِاسْمِ نَبِيِّكُمْ يُشَبِّهُهُ فِي الْخَلْقِ وَلَا يُشَبِّهُهُ فِي الْخَلْقِ، ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةَ يَمَلَأُ الْأَرْضَ عَدْلًا.²²

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے حسن رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا، اور کہا: یہ میرا بیٹا سردار ہوگا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام رکھا ہے، اور عنقریب اس کی نسل سے ایک ایسا شخص

پیدا ہو گا جس کا نام تمہارے نبی کے نام جیسا ہو گا، اور سیرت میں ان کے مشابہ ہو گا البتہ صورت میں مشابہ نہ ہو گا پھر انہوں نے «سیملاً الارض عدلاً» کا واقعہ ذکر کیا۔

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ: مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَعِيسَى بْنِ مَرْيَمَ يُدْفَنُ مَعَهُ قَالَ أَبُو مُؤَدُّودٍ: وَقَدْ بَقِيَ فِي الْبَيْتِ مَوْضِعُ قَبْرِهِ زَوَّاهُ التِّرْمِذِيُّ²³
عبداللہ بن سلام بیان کرتے ہیں، تورات میں محمد ﷺ کی صفت لکھی ہوئی ہے اور عیسیٰ محمد ﷺ کے ساتھ دفن کیے جائیں گے۔ "ابو مودودی (راوی) نے بیان کیا: (عائشہؓ کے) گھر میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔ حسن، رواہ الترمذی۔

عن جعفر الصادق ان ابیه عن جدہ قال قال رسول اللہ کیف تہلق امتہ انا اولہا والمہدی وسطہا و المسیح اخرہا۔

"امام جعفر صادق اپنے والد امام محمد باقر سے اور وہ اپنے والد امام زین العابدین سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیسے ہلاک ہو سکتی ہے وہ امت، جس کے آغاز میں میں ہوں اور جس کے وسط میں مہدی ہے اور جس کے آخر میں مسیح ہے۔"

مسیح کی آمد ثانی کو مسیحی رول کی آمد کا نام دینا دراصل تاویل ہے، بغیر قرینہ تاویل تحریف ہوتی ہے خصوصاً جبکہ قرآن مانع عن التاویل موجود ہوں مسیح کی بعینہ آمد کی تصریحات احادیث میں موجود ہیں جن میں تاویل ممکن نہیں مثلاً علامہ سیوطی لکھتے ہیں۔

قال رسول اللہ للہود ان عیسیٰ لم یمت وانه راجع علیکم قبل یوم القیامہ²⁴
علامہ سیوطی اس تفسیر میں احادیث سے مسیح کا نزول آخری زمانے میں اور ان کا مدفن روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ثابت فرماتے ہیں۔

علامہ ابن حزم (994-1064 ع) کے مطابق حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی

لا یقدح فی کونہ خاتم الانبیاء والمرسلین نزول عیسیٰ بعدہ لانه یكون علی دینہ مع ان المرادانہ اخر من نبی²⁵ (علی، جلد 5 ص: 267) نبی اکرم ﷺ کے خاتم الانبیاء والمرسلین ہونے میں حضرت عیسیٰ کا آپ ﷺ کے بعد نازل ہونا قاذب نہیں ہے کیونکہ وہ آپ ﷺ کے ہی دین پر ہوں گے۔ علاوہ اس کے آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین کہنے کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ آخری شخص ہوں گے جو نبی بنا دیے گئے۔

امام رازی 1139ء-1209ء کے مطابق حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی

قال بعض المتکلمین انه لا یمنع نزولہ من السماء الی الدنیا الا انه انما یزل عنہ ارتفاع التکالیف اوبحیث لا یعرف، اذ لوزنل مع بقاء التکلیف علی وجہ یعرف انه عیسی لکان امان یكون نبیاً ولا نبی بعد محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام واوغیر نبی وذلك غیر جائز علی الانبیاء و هذا الاشکال عندی ضعیف لان انتهاء الانبیاء الی مبعث محمد صلی اللہ علیہ وسلم فعنه مبعث انتهت تلك المدة فلا یبعد ان یصیر بعد نزولہ تبع المحمد²⁶ بعض متکلمین کہتے ہیں کہ "عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے دنیا کی طرف نازل ہونے سے تو ہمیں انکار نہیں ہے مگر ہمارے نزدیک وہ یا تو اس وقت اتریں گے جب کہ انسان کی ذمہ داری ختم ہو چکی ہوگی یعنی توبہ وایمان کے مطالبے کا سوال ہی ختم ہو چکا ہو گا یا اس طرح اتریں گے کہ پہچانے نہ جائیں گے۔ کیونکہ اگر وہ ایسی حالت میں نازل ہوں جب کہ انسان ابھی مکلف ہو اور اس طرح

نازل ہوں کہ ان کا میسحا ہونا پہچان لیا جائے تو دو صورتوں میں سے کوئی ایک صورت لا محالہ ہوگی۔ یا تو وہ نبی ہوں گے حالانکہ محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ یا وہ غیر نبی ہوں گے حالانکہ انبیاء کے معاملہ میں ایسا ہونا جائز نہیں (کہ ایک شخص نبی ہونے کے بعد نبی نہ رہے۔) لیکن یہ اشکال میرے نزدیک کمزور ہے۔ کیونکہ انبیاء کا زمانہ محمد ﷺ کی بعثت تک ہے جب آپ ﷺ مبعوث ہو گئے تو زمانہ انبیاء ختم ہو گیا۔ اب عیسیٰ نازل ہوں گے تو یہ بات بعید از قیاس نہیں ہے کہ وہ محمد ﷺ کے تابع ہوں۔"

خلاصہ

دراصل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ آمد کا مسئلہ معجزے سے تعلق رکھتا ہے، علامہ مرحوم اور بعض محققین کا یہ خیال ہے کہ جو چیز سائنس کے تجربے اور عقل سے بالاتر ہے وہ دین کا اس طرح حصہ نہیں ہے جیسے وہ مشہور ہے اس حوالے سے وہ اپنی ذاتی رائے جسے تاویل یا تفرد بھی قرار دیا جاسکتا ہے پیش کرتے ہیں۔ جبکہ جمہور کا یہ موقف ہے کہ معجزات خلاف عقل ہوتے ہیں انہیں تجربے یا عقل سے پرکھنا خلاف حقیقت ہے اس لیے جو خبریں ہمیں اللہ تعالیٰ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے ملی ہیں چاہے وہ ہمیں سمجھ آئیں یا نہ آئیں ان کا اعتبار کیا جائے گا مسیح کی آمد ثانی کا مسئلہ جو کہ قرآن و حدیث کے متعدد مقامات میں مذکور ہے اس لیے اسے عقل اور تجربے سے پرکھنا مناسب نہیں ہے اس حوالے سے جو الفاظ قرآن و حدیث میں وارد ہوئے ہیں ان پہ من و عن ایمان لانا چاہیے۔ یہود اپنے مسیحا کی آمد کا صرف انتظار نہیں کر رہے بلکہ اسے عالمی تخت پر بٹھانے کے لیے باقاعدہ کوششیں کر رہے ہیں مسلمانوں کو بھی یہ چاہیے کہ وہ مسیح علیہ السلام کی آمد کا صرف انتظار کرنے کی بجائے بھرپور کوشش کریں، دینی و دنیاوی لحاظ سے من حیث القوم خود کو تیار کریں اور اس زمانے کی ضروریات اور تقاضوں کے مطابق اپنی اپنی صلاحیت اور وسائل استعمال کریں۔

References

- ¹ Al- Fatah 48: 29.
- ² Al- Sajda 32: 53.
- ³ Nuh 71: 27.
- ⁴ Abu Dāwūd Sulaimān Ibn Ash'ath al-Sijistānī, *Sunan Abī Dāwūd* (Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiyya, 1424 H) Hadith nor :4324.
- ⁵ Abū Dāwūd, *Sunan Abī Dāwūd*, 4324.
- ⁶ Abu al-Hasan Muslim Ibn al-Hajjaj al-Qushayrī al-Nisāburī, *Al-Musnad al-Sahih al-Mukhtasar min Qawl al-Adl an al-Adl ila Rasul Allah*, 5th Edition (Beirut: Dar Ihya' al-Turath al-Arabi, 2002 CE).
- ⁷ Ibn Majah, Abu Abdullah bin Yazid al-Qazwini, *Sunan Ibn Majah* (Beirut: Dar al-Fikr).
- ⁸ Mawlānā Waheed ud din, *Al-Risala Monthly*, May 2010 (Al-Markazul Islami, New Delhi, 1976).
- ⁹ Kalam E muqaddas, Ehd E Ateeque o jadeed (Father Nathaniel bhatti (perish priest) senate France church, peco road, kot Lakhpat, Lahore, 2009). ahad al Jadid matti.
- ¹⁰ *Al kitab al muqadas*, ahad al Jadid marqas.
- ¹¹ *Al kitab al muqadas*, ahad al Jadid luqa.
- ¹² *Al kitab al muqadas*, ahad al Jadid yuhna.
- ¹³ Al -Nisa 4:157-159.
- ¹⁴ Al Imran, 3:55
- ¹⁵ Zukhruf, 43: 57-61

- ¹⁶ Ahmad, *Musnad Ahmed*, 10419.
¹⁷ Imam Wali al-Din Abu Abdullah, *Mishkat ul-Masabih*, 5772.
¹⁸ Al-muslim, *Sahih Muslim*, 7373.
¹⁹ Al-muslim, *Sahih Muslim*, 7381.
²⁰ Abū Dāwūd, *Sunan Abī Dāwūd*, 4324.
²¹ Abū Dāwūd, *Sunan Abī Dāwūd*, 4284.
²² Abū Dāwūd, *Sunan Abī Dāwūd*, 4290.
²³ Abū Isa, *Sunan Tirmizi*, 3617.
²⁴ Jalaluddin Abul Fazl Abd ul-Rahman Ibn Abi Bakr Ibn Muhammad Ibn Abi Bakr bin Uthman Suyuti, *Dur al-Manthur fi al-Tafseer al-Mathur* (Beirut, Lebanon: Dar al-Marafah), 2:427
²⁵ Ali bin Ahmad bin Saeed bin al Hazm Al-Andalsi Ibn Hazm, *Al Mohali* (Beirut, Lebanon: Dar al-Afaq al-Jadidah.)
²⁶ Imam Fakhr ul-Din Muhammad bin Umar bin Hasan bin Hussain bin Ali Taymi al-Razi, *Mufatih ul-Ghayb (Al-Tafseer al-Kabeer)*, (Tehran, Iran: Dar al-Kitab al-Ilamiya), 3:343